تاثرات

اسلام کی تعلیمات کا سلسلہ بڑا ہی وسعت پذیر اور ہمہ گیر ہے۔ اخلاقِ حسنہ، بلندیِ کردار، صحتِ عمل، صفائی قلب، صدقِ مقال، ایفائے عہد، صلہ رحمی، اپنے سے بڑے کا احترام، چھوٹے پر شفقت، تقویٰ، نیکی، شرافتِ نفس، امر بالمعروف، تحمل و بردباری، فرض شناسی، دیانت داری، ذمہ داری کا احساس، وقت کی پابندی، اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی کے لیے مسلسل سعی و کوشش، کارِ خیر میں جدوجہد، ہر معاملے میں احتیاط و اعتدال، بات چیت میں توازن، کاروبار میں دیانت، دوسرے کے لیے امن و عافیت کا بھرپور جذبہ، اپنے ساتھی کی حوصلہ افزائی، عفو و کرم، کسی کی لغزشِ فکر و عمل پر درگزر، ہمسائے سے حسنِ تعلق، مستحق کی امداد، یتیم کی اعانت، مسکین کی دست گیری، مریض کی عیادت، یہ اور اس قسم کی بے شمار چیزیں ہیں جنھیں اسلامی تعلیمات کے مثبت پہلوؤں سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے اسلام پر فخر کا اظہار کرتے ہیں، اور بلاشبہ اس دعویٰ فخر میں ہم حق بجانب بھی ہیں، اس کے لیے بعض دفعہ کسی نہ کسی سطح پر ہمیں جانی اور مالی یا کسی اور قسم کا نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ـــــ لیکن ہمیں اپنی نیتوں کو ٹٹولنا اور دلوں میں جھانک کر دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم ان اسلامی تعلیمات کو کسی طرح بھی اپنا مقصدِ زندگی قرار دیتے اور مطمح نظر ٹھہراتے ہیں۔ کیا ہمارا اخلاقی پہلو اتنا بلند ہے کہ ایک غیر مسلم کے لیے اس سے اثر پذیری کا داعیہ پیدا ہو؟ کیا ہمارا کردار اس قدر اونچا ہے کہ دوسرا اس کو اپنے لیے ایک نمونہ قرار دینے پر مجبور ہو؟ کیا ہم کاروبار اور معاملات میں اس درجہ دیانت داری اور ایمان داری کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ دوسروں کے نزدیک ہماری ساکھ بڑھے اور اس بنا پر وہ ہمیں لائق اعتماد گردانیں۔؟

ان امور پر ہم میں سے ہر شخص کو غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ ہمارے اندر کیا کیا کمزوریاں پائی جاتی ہیں، جو ہمارے اخلاق کی دولت کو گھن کی طرح کھا رہی ہیں، اور ان سے نجات حاصل کرنے کا کیا صحیح طریقہ ہے؟

(محمد اسحاق بھٹی)